ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

عفت شاہین کی نظموں میں نفسیاتی نسائیت

i. صدف عنبرین
ii. ڈاکٹر جہاں زیب شعور
iii. ڈاکٹر روح الامین

Abstract:

Poetry is the primary and strongest reference to literature in Khyber Pakhtunkhwa. There are not as many novelists, fiction writers or critics as there are tall and world famous poets. The number female poets in kpk is like salt in flour. One of the reason for this is the low rate of literate women in the education system and the other is the tribal and cultural system in which writing poetry for a girl is no less than a test. In this scenario, Iffat Shaheen comes before us. His collection of poems has come to the fore under the name "Mohabbat asm e Azam hay". This collection is very diverse due to its unique themes.In kpk probably she is the only poet who has made the pain of childlessness and the tragedy of not being able to become a mother . This topic is a universal topic. And if it is treated with the inner truths, then a wave of sorrow and anguish seems to form it.

صوبہ خیبر پختونخوامیں ادب کابنیادی اور مضبوط حوالہ شاعری ہے۔ یہاں جتنے قد آور اور عالمی شہرت کے حامل شاعر سامنے آئے ہیں اتنے ناول نگار، افسانہ نگار یا نقاد نظر نہیں آتے۔ جس کی بنیادی وجوہات پر بحث کی جاسکتی ہے۔ تاہم شاعری میں بھی یہاں شاعرات کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ اس کی ایک وجہ تو یہاں کے تعلیمی نظام میں پڑھی لکھی خواتین کی کم شرح ہے اور دوسرا یہاں کا وہ قبائلی اور ثقافتی نظام جس میں لڑکی کے لئے شاعری کرنا کسی امتحان سے کم نہیں۔ اس منظر نامے میں عفت شاہین عینی کا نام بھی ہمارے سامنے آتا ہے۔ جس کا شعری مجموعہ "محبت اسم اعظم ہے" کے نام سے منظر عام پر آچکا ہے۔ یہ مجموعہ اپنے منفرد موضوعات کی وجہ سے بڑا متنوع ہے۔ کم از کم اس صوبے کی حد تک عفت غالباً وہ واحد شاعرہ ہے جس نے بے اولادی کے دُکھ کو اور ماں نہ بن سکنے کے المیے کو اپنی شاعری کا موضوع بنایا ہے۔ یہ موضوع ایک آفاقی موضوع ہے۔ اور اگر اسے باطن کی سچائیوں کے ساتھ برتاؤ جائے تو دُکھ اور کرب کی ایک لہر بنتی مٹتی نظر آتی ہے۔

> ”ایک عورت کی تکمیل ماں بننا ہے اور جب حادثاتِ زمانہ کسی عورت کو اس اعزاز سے محروم بننے کا سبب بن جائے تو کربِ ذات کے آگے دنیا کی تمام نعمتیں اور تمام غم ہیچ دکھائی دیتے ہیں اور ایک ہی دکھ پھیل کر ساری کائنات کو اپنے اندر سمٹ لیتا ہے۔ مجھے عفت شاہین کی شاعری میں یہ دکھ ہر صفحے پر بکھرا نظر آرہا ہے“۔1

ایک مدت سے منتظر ہوں میں
ایک لمحے کی ایک ہی پل کی
جب یہ جسموں کا اتصال صنم
کھول دے مجھ پہ آگہی کے در
اور میرے جسم کی یہ تشنہ زمیں
بارش عشق سے کرئے سراب
تیری چاہت کا سیپ بن جاؤں
موت دہلیز پر قدم رکھ دے

---

i. لیکچرار شہید بے نظیر بھٹو ویمن یونیورسٹی پشاور
ii. اسسٹنٹ پروفیسر اسلامیہ کالج پشاور
iii. لیکچرار اسلامیہ کالج پشاور

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

کرب تخلیق کو میں سہہ سہہ کر

اور اپنی رگوں کا خون دے کر

ہاں اسی سیپ میں گہر بھر دوں 2

عفت کے کلام میں دو طرح کی قسموں کے ذہنی رجحان کا امتزاج ملتا ہے۔ ایک جھکاؤ تو زندگی اور ادب کے نا منقسم، مضبوط اور مربوط رشتے کو تغیر پذیر سمجھتے ہوئے بھی عصری زندگی سے سماجی افادیت کے موضوعات کا انتخاب ہے اور دوسرا جھکاؤ ان کی شاعری میں استعارات اور علامات کا ایک ایسا نپا تلا اور جانچا ہوا استعمال ہے جس میں اشارات اور کنایات بھی در آتے ہیں اور لفظ کی ظاہری سطح سے نیچے اتر کر ایک عام قاری کو بھی ان معنوی گہرائیوں کا احساس ہونے لگتا ہے جو بظاہر اس کی دسترس سے بعید تھیں۔

مائے نی میں کینوں اکھاں

میرے گھر کا آنگن بھی تو

میرے دل کے آنگن جیسا

سونا اور خاموش پڑا ہے

اک ہو کا عالم طاری ہے

میرے جلتے سپنوں کی اک

راکھ سی اڑتی رہتی ہے

دل اک قبرستان ہے جس میں

کتنے ارمانوں کی لاشیں

رلتی ہے بے گور و کفن

لاوارث بے نام ونشاں

جیسے بنجاروں کا پڑاو

اک صحرا میں کچھ دیر رہے

پھر رہ جائے کچھ راکھ اور دھول

میرے دل کے صحرا میں بھی

اڑتی ہیں بس دھول اور راکھاں

مائے نی مے کینوں اکھاں 3

عفت کی شاعری میں محبت ایک اہم حوالہ ہے۔ محبت جو ایک آفاقی جذبہ ہے لیکن اس کی تفہیم ذرا مشکل امر ہے۔

عفت کی شاعری میں محبوب کے روایتی پن کے ثبوت بھی ملتے ہیں۔ عینی کا محبوب ایک عام روایتی محبوب ہے جو چاہے جانے کی خواہش رکھتا ہے۔ وہ محبوب سے وہی چاہتا ہے جو اس کے دل میں ہے ۔ محبوب کے کندھے پر رکھ کر بندوق چلانا عینی کے محبوب کا وصف ہے جس کے لئے عینی لکھتی ہے:

وہ محبتوں میں

سارے اختیار مجھے دے کر

مجھ سے اپنی مرضی کے

فیصلے کرواتا ہے 4

بے ثمری کا یہ المیہ عفت کی شاعری میں انگن کی ویرانی اور اندر کی تنہائی کا ایک استعارہ بن جاتا ہے۔ جس میں کہیں کہیں نفسیاتی جہتیں بھی اپنے ہونے کا احساس دلاتی ہیں۔ اس کے اندر کا خوف بڑے استعاراتی انداز میں محبت کے ہمہ گیر تصور کو زندگی کی تلخ حقیقی معنویت کے ساتھ ہم رشتہ کر کے بیان کرتا ہے۔ اس کی نظمیں حقیقی نسائی رویوں کا وہ روپ سامنے لے کر آتی ہیں جو ایک عام عورت بیان کرنے سے ڈرتی ہے۔

ناصر علی سید کہتے ہیں:

> "کہ عفت کو معلوم ہے چپ رہنا کتنا مشکل ہے وہ جانتی ہے کہ جب سونے آنگن میں سپنے پھول نہیں بنتے تو لقے ممتا کے ادھورے جذبوں کو زبان نہیں دے سکتے تب وہ بے بسی سے شاہ حسین کی داسی بن کر کرلانے لگتی ہے۔ اگر کبھی بنتی بگڑتی

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

امیدوں کی ڈور تھامے وہ مسکرانا بھی چاہے تو اس کا ہمراز اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر 'تجھ کو ڈوبہ نہ دیں کہیں خوش فہمیاں تری' تو یہ
اس کا دل ہی جانتا ہے کہ اس کے لبوں پر مچلنے والی کتنی رہی لوریاں دم توڑ دیتی ہیں''۔5

عفت کی نظموں میں محبت کے بڑے انوکھے اور اجلے رنگ ہیں اور ایک لڑکی ہونے کے ناطے اس کے دل میں جب جب اور جہاں جہاں یہ اشارے پھوٹی ہیں اس نے انہیں شعروں کا روپ دیا ہے۔ تاہم یہ نہیں کہا جا سکتا کہ کس مصلحت یا معاشرتی جبر کی وجہ اس نے اپنی محبتوں کا مرکز اپنے جنون ساتھی کو بنایا۔ اس کی ایک وجہ تو اس کے ہم سفر کی بے پناہ چاہت ہے اور یا پھر یہ عفت کے اندر کا کوئی خوف ہے جو اسے محبت کی مسلسل گردان پر مجبور کرتا ہے۔

ہاں میرے اندر زندہ ہے
لڑکی ایک معصوم سی جو
خواہشیں کرتی رہتی ہے
سپنے بنتی رہتی ہے
اسے پالینے کی خواہش بھی
اسے کھو دینے کا دھڑکا بھی
وہ پیار کسی سے کرتی ہے
اور دنیا سے بھی ڈرتی ہے
آنکھوں میں اسکی خواب بھی ہیں
خوابوں کے کئی عذاب بھی ہیں6

ایک خاتون ہونے کے ناطے عفت کے ہاں عشق و محبت کی نازک رعنائیاں اور نسائی جذبات کی کرنیں بہت خوبصورت انداز میں جھلکتی ہیں۔ تاہم اس کا ایک ایسا موضوع جسے اردو شاعری میں ایک نیا زاویہ قرار دیا جا سکتا ہے وہ ہے ماں نہ بننے کا دکھ۔ماں نہ بننے کے دکھ کا بیان اردو شاعری میں نیا نہیں لیکن عام بھی نہیں اور عفت نے اپنے اسی ذاتی دکھ کے بیان سے اپنی شاعری کے رنگوں کو سجایا ہے۔ محبت کرنے والے شوہر کی موجودگی میں ماں نہ بننے کا دکھ عفت کی ذات کو ایک خوف کی حد پر لا کھڑا کرتا ہے، جہاں ایک طرف تو قدرتی کمی کا سامنا ہے اور دوسری طرف شوہر کے دور نہ ہو جانے کا اندیشہ جس کی وجہ سے وہ ہر چیز کا الزام اپنے سر لے لیتی ہے۔

میرے چندا تیری خاطر
میرے لبوں پہ جانے کتنی
لوریاں آ کے بین کریں
کانوں میں تیری آہٹ گونجے
سانسوں میں تیری خوشبو مہکے
انکھیاں ہر دم راستہ دیکھیں
میری ممتا دیکھو کب سے
تیری خاطر بازو کھولے
دھیرے دھیرے ہولے ہولے
شمع بن کے پگھل رہی ہے
انگاروں پہ مچل رہی ہے
میرے چندا ایسا نہ ہو
تیرا رستہ تکتے تکتے
دیر نہ اتنی ہو جائے
مجھ میں ممتا تڑپ تڑپ کے
مٹی اوڑھ کے سو جائے 7

وفادار شوہر کا ساتھ تو ہے لیکن دیناوالوں کے سوالات اور بانجھ پن طعنے اسے اندر ہی اندر اس خوف میں مبتلا کر دیتے ہیں کہ کہیں وہ اسے چھوڑ نہ دے۔ لیکن شوہر سے حد درجہ محبت کبھی کبھی اسے اس احساس جرم میں بھی مبتلا کر دیتی ہے کہ اسی کی وجہ سے وہ ابھی تک اللہ کی رحمت یانعمت سے محروم ہے تبھی وہ بجھے دل اپنے شوہر کو نئی زندگی کی ترغیب بھی دیتی نظر آتی ہے۔ وہ اسے راہ وفا پر ڈگمگانے کے خوف میں اس کی محبت سے کھل کر حظ بھی نہیں اُٹھاپاتی، اور بار بار اسے زندگی کی کٹھنائیوں کا حوالہ دیتی اس کی محبت کا امتحان لیتی ہے

راہ وفا پہ چلنے والے سوچ ذرا
اتنا بھی آسان نہیں ہے
انگاروں پہ چلتے رہنا
اپنی آگ میں جلتے رہنا
قدم قدم پہ دیکھوں تم کو ملنے ہیں
اپنی انا کے مقتل بھی
پل پل ہاں تم کو چننے بھی ہوں شاہد
کانٹے میری راہوں کے
اک دنیا بھی ہو گی تم پہ طعنہ زن
ہو گا ہر اک گام پہ گھائل پاگل من
کب تک تم برداشت کروگے
اخر اک دن چیخ اُٹھو گے
واپس جانا چاہوں گے
بند دروازے پاؤ گے
راہ وفا پہ چلنے والے سوچ ذرا8

عفت اپنی نظموں کو آرائشی زبان کے بے جا استعمال سے بوجھل نہیں کرتی۔ یہ نظمیں پڑھنے والوں کو مروجہ شعری آہنگ سے بہت آگے لے جاتی ہیں جہاں متخیلہ بے قابو نہیں ہوتا اور ایک مخصوص شعری وجدان کے تابع رہتا ہے۔ بول چال کی عام زبان کو شعری پیکر میں یوں ڈھالنا کہ شعریات بھی برقرار ہے ایک مشکل مرحلہ ہے جسے عفت نے بڑی خوبی اور مہارت سے سر کیا ہے۔ وہ شعری تجربے کی شدت اور ہیجانی کیفیت میں بھی اپنی تہذیب سے رشتہ جوڑے رکھتی ہے

تم نے میری قیمت پوچھی
اک عورت کی قیمت میں کیا رکھا ہے
ایک تبسم
اور دو جملے پیار بھرے
نہیں اس سے بڑھ کر کچھ اوقات مری
نہ اس سے کمتر
بکتی ہے ذات میری
قیمت دے کر جیت لو بازی
اس سے کم پر میں نہیں راضی 9

عفت کی نظمیں ایک ایسی البم کی مانند ہیں جس میں ایک عورت کی زندگی اپنے تمام تر رنگوں کے ساتھ چلتی پھرتی نظر آتی ہے۔ اس کی نظموں میں نہ تو مبالغہ آمیز رجائیت ہے اور نہ ہی شکست خوردہ یاسیت۔ حقیقت کا گہرا ادراک، دل میں گھر کر جانے والا لب ولہجہ، موضوع سے پورا پورا انصاف کرتے لفظ اور آنکھوں میں اتر جانے والے امیجز اس کی نظموں کی نمایاں خصوصیات ہیں۔

تین لفظ
تین ہی لفظوں سے جڑ جائے
تین ہی لفظوں سے یہ ٹوٹے
لیکن تین کے اس چکر میں
جانے کتنے ٹکروں میں

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

ذات میری تقسیم ہوئی
تجھ کو اپنا کرتے کرتے 10

عفت شاہین کی نظمیں اپنے اندر سے باہر کا سفر طے کرتی وجودی سطح پر تین راز منکشف کرتی ہے۔ایک ظاہر دوسرا باطن اور تیسرا ظاہر اور باطن کے وصال سے نکلتا ان نظموں کا مجموعی پیراہن۔یہ تیسرا مظہر ہی نظم کی تخلیق میں تخلیق نگار کا امتحان ہوا کرتا ہے اور عفت نے یہ امتحان بخوبی پاس کیا ہے اس کی نظموں میں بظاہر بہت سادہ آسان اور سہولت کی فضا ہے لیکن اپنے جمالیاتی رچاؤ میں یہ فضا نئے راستوں کا اِذن ہے کہ یہ کسی عام شاعرہ کے تجربے ہر گز نہیں۔

میں نے تیرے سپنے بن بن
جانے کتنی عمر بتائی
روپ سلونے کھلونے سارے
سینت سنبھال کے رکھے تھے
جیون ساگر کے سب موتی
چن چن ہار پروئے تھے
قوس و قزح سے رنگ چرائے
اور پھلوں سے خوشبو
سوچا تھا میں سارے رنگ
تیری راہ بکھیروں گی
اور آنچل کی چھایا سے
دھوپ نہ تجھ پہ آنے دوں گی
میں نے سب کچھ دان کیا تھا
پھر بھی تو انمول رہا
سب دنیا کی دولت پا کر
دل خالی کشکول رہا 11

عفت شاہین کی نظموں میں اس کے ذاتی تجربات کی تازگی، صداقتیں اور جذبات کی نزاکتیں شامل ہیں۔اس نے روایت سے انحراف نہ کرتے ہوئے زندگی کے اصل رنگوں کی کہانی سنائی ہے۔اس کی نظموں میں اس کی زندگی کی تشنہ خواہشات کا بیان ہے وہ اپنے ادھورے پن سے نجات چاہتی ہے، محبت کرنا اور محبت پانا چاہتی ہے۔عفت اداس لمحوں کی زندہ شاعرہ ہے۔جو محبت میں زمینی رشتوں کی قائل ہے، کسی ماورائی یا افلاطونی عشق نہیں چاہتی بس اپنی ذات کا مان اور تشخص کی تلاش میں سرگرداں ہے۔

حوالہ جات

1۔ڈاکٹر شاہدہ دلاور،ایک شاعرہ کا المیہ، مشمولہ محبت اسم اعظم ہے،عفت شاہین،ملاقات پبلیکیشنز پشاور 2016ص 6
2۔عفت شاہین محبت اسم اعظم ہے،ملاقات پبلیکیشنز پشاور 2016ص 31
3۔ایضاًص 23
4۔ ایضاًص 50
5۔ناصر علی سید،فلپ،محبت اسم اعظم ہے،ملاقات پبلیکیشنز پشاور 2016
6۔ عفت شاہین محبت اسم اعظم ہے،ملاقات پبلیکیشنز پشاور 2016ص 53
7۔ ایضاًص 55
8۔ ایضاًص 37
9۔ ایضاًص 125
10۔ ایضاًص 70

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.6 No.1 2022

11۔ ایضاً ص84